خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 29 نومبر 2024 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صلح حدیبیہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو رات کے وقت پہرے کا حکم دیا ہوا تھا۔ تین آدمی باری باری پہرہ دیا کرتے تھے۔ جب قریش نے اپنے کچھ ساتھیوں کو مسلمانوں کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کے لئے بھیجا تو ان پہرہ دینے والوں میں سے ایک نے انہیں پکڑ لیا۔

اسی طرح یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ مسلمانوں میں سے بھی چند آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے مکہ میں داخل ہوئے۔ جب ان مسلمانوں کی خبر قریش کو ہوئی تو انہیں پکڑ لیا گیا۔

پھر قریش نے ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جس میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دور سے سہیل کو دیکھا تو صحابہ سے فرمایا کہ سہیل کے ذریعہ تمہارا معاملہ سہل یعنی آسان ہو گیا۔

سہیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے ساتھیوں یعنی عثمان اور دوسرے دس صحابہ کو قید کرنے اور ہمارے کچھ لوگوں کا آپ کے ساتھ مقابلہ کرنے میں ہمارا کوئی ذی رائے آدمی شریک نہیں ہے۔ وہ ہم میں سے کچھ اوباش لوگوں کا کام تھا۔ پس ہمارے جو آدمی آپ نے پکڑے ہیں، انہیں ہمارے پاس واپس بھیج دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انہیں اس وقت تک نہیں بھیجوں گا جب تک تم میرے ساتھیوں کو نہیں چھوڑو گے۔ اس پر قریش نے حضرت عثمان اور باقی دس صحابہ کو واپس بھیج دیا۔ اس پر رسول ﷺ نے بھی ان کے آدمیوں کو چھوڑ دیا۔

جب قریش کو اس بات کا علم ہوا کہ حضرت عثمان کو روکنے پر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں سے ایک عہد لیا ہے جسے بیعت رضوان بھی کہا جاتا ہے تو وہ بہت خوف زدہ ہوئے۔ اور ان کے ذی رائے لوگوں نے مشورہ دیا کہ صلح کرنا مناسب ہو گا۔ اور اس طرح صلح کی جائے کہ اس سال آپ واپس لوٹ جائیں اور آئندہ سال آپ واپس آکر تین روز تک قیام کر سکتے ہیں۔

اسی تجویز کو لے کر سہیل کو بھیجا گیا۔ سہیل نے کہا ہم معاہدے کے لئے تیار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم بھی تیار ہیں اور اس ارشاد کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سیکرٹری یعنی حضرت علی کو بلوالیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ لکھو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کیا۔ اس پر سہیل فورا بولا کہ یہ رحمان کا لفظ کیسا ہے۔ ہم اسے نہیں جانتے۔ جس طرح عرب کے لوگ ہمیشہ لکھتے آئے ہیں اس طرح لکھو یعنی باسمك اللهم۔ اس پر مسلمان بھی کہنے لگے کہ ہم تو ضرور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں گے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر مسلمانوں کو خاموش کرادیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، جو سہیل کہتا ہے اسی طرح لکھ لو۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا ہے۔ اس پر پھر سہیل نے کہا کہ یہ رسول اللہ کا لفظ ہم نہیں لکھنے دیں گے۔ اگر ہم یہ بات مان لیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں تو پھر یہ سارا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے۔ پس جس طرح ہمارا طریق ہے صرف یہ الفاظ لکھو کہ محمد بن عبداللہ نے یہ معاہدہ کیا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لوگ مانیں یا نہ مانیں، میں اللہ کا رسول تو ہوں۔ لیکن چونکہ میں محمد بن عبداللہ بھی ہوں تو چلو یونہی سہی۔ لیکن اس دوران حضرت علی معاہدہ کی تحریر میں محمد رسول اللہ کے الفاظ لکھ چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ کے الفاظ مٹادو اور ان کی جگہ محمد بن عبداللہ لکھ دو۔ مگر اس وقت جوش کا عالم تھا۔ حضرت علی نے غیرت میں آکر کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو آپ کے نام کے ساتھ رسول اللہ کے الفاظ کبھی نہیں مٹا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ اچھا اگر تم نہیں مٹاتے تو مجھے دو اور معاہدہ لے کر حضرت علی سے ان الفاظ کی جگہ پوچھ کر رسول اللہ کے الفاظ اپنے ہاتھ سے کاٹ دیئے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا کہ اہل مکہ ہمیں بیت اللہ کے طواف سے نہیں روکیں گے۔ اس پر سہیل فورا بولا کے خدا کی قسم، اس سال تو یہ ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ ورنہ عربوں میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔ ہاں اگلے سال آپ آکر طواف کر سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے یہی لکھو۔

پھر سہیل نے کہا یہ بھی لکھو کہ اہل مکہ میں سے کوئی شخص جاکر مسلمانوں کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتا۔ خواہ مسلمان ہو۔ اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو اسے واپس لوٹا دیا جائے گا۔ اس پر صحابہ نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اسی دوران اچانک حضرت جندل بن سہیل وہاں پہنچ گئے۔ ان کے پیروں میں زنجیریں تھیں۔ سہیل یعنی جو معاہدہ لکھوا رہا تھا کے بیٹے تھے اور ان کے باپ نے انہیں مسلمان ہونے پر قید کر رکھا تھا۔

سہیل نے حضرت ابو جندل کو گریبان سے پکڑا اور کہا اے محمد۔ یہ پہلا معاملہ ہے جس پر میں نے آپ سے معاہدہ کیا ہے، اسے مجھے واپس کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تک معاہدہ مکمل نہیں ہوا۔ سہیل نے کہا اللہ کی قسم میں پھر کسی معاملہ میں آپ سے صلح نہیں کروں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم اسے میرے لیے چھوڑ دو، یعنی سفارش کی کہ میرے لیے

چھوڑ دو لیکن سہیل نے کہا کہ میں ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اس پر حضرت ابو جندل نے کہا کہ کیا مجھے مشرکین کی طرف لوٹا دیا جائے گا حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں۔ مجھے سخت عذاب دیا جاتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو جندل صبر کر اور ثواب کی امید رکھ۔ بیشک اللہ تعالیٰ تیرے لیے اور تیرے کمزور ساتھیوں کے لئے نجات کا راستہ پیدا کر دے گا۔ ہم نے ان اس قوم کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا ہے اور ہم دھوکا نہیں کرتے۔

لکھا ہے کہ معاہدہ کی ان شرائط کو مسلمانوں نے ناپسند کیا جس میں خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر ملتا ہے کہ کیوں ہم اپنے دین میں کمزوری اختیار کریں اور واپس لوٹ جائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں سمجھایا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے والا ہے۔ پس تو اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ مرتے دم تک منسلک رکھ۔ اللہ کی قسم وہ حق پر ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے معاہدہ کے حوالہ سے بعض اور روایات اور تفصیلات بیان فرمائیں۔ معاہدہ کی ایک اہم شرط یہ بھی تھی کہ یہ معاہدہ دس سال تک کے لئے ہوگا اور اس دوران قریش اور مسلمانوں کے درمیان جنگ بند رہے گی۔ اسی طرح معاہدہ کے بعد جو معاملات پیش آئے ان کا بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیلی ذکر فرمایا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞